مذہبی جماعتیں شدت کے ساتھ اس کے حق میں ہیں کہ شریعت بل نافذ کیا جائے، جب کہ سیکولر ذہنیت کے حامل اداروں اور افراد کا موقف ہے کہ شریعت بل کے نفاذ سے اختیارات فرد واحد کو حاصل ہو جائیں گے، یعنی اس کے حق میں دلائل اور مخالفت میں خدشات کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ خیر جمہوریت میں اظہار رائے کی آزادی ہر کسی کا حق ٹھہرا۔

ہمارا موقف ہے کہ اقلیتوں کے حقوق غصب نہ ہونے پائیں۔ اگرچہ وزیر اعظم نے اقلیتوں کے ایک وفد سے باتیں کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس سے اقلیتوں کے حقوق کو تحفظ ملے گا، مگر اسلام آباد میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مسیحی رہنماؤں نے اپنے جو خدشات ظاہر کیے ہیں، حکومت ان پر توجہ دے۔ مسیحی ارکان قومی اسمبلی نے بھی کہا ہے کہ اگر حکومت ہمارے مذہبی رہنماؤں کو مطمئن کر دے تو ہم حکومت کا ساتھ دیں گے۔

ہمارا موقف ہے کہ وطن عزیز کو فلاحی اور معاشی طور پر خوشحال ریاست بنانے کا خواب اقلیتوں کے احساس تحفظ اور مساوی حقوق کی فراہمی سے مشروط ہے۔ (پندرہ روزہ "کاتھولک نقیب"- لاہور، ۱۶ تا ۳۰ ستمبر ۱۹۹۸ء)

یورپ / امریکہ

البانیہ: پہلے پروٹسٹنٹ چرچ نے کام شروع کر دیا ہے۔

البانیہ کے دارالحکومت تیرانہ میں پہلا پروٹسٹنٹ چرچ عبادات کے لیے کھول دیا گیا ہے۔ اس چرچ کی تعمیر میں سی ایٹل (واشنگٹن- ریاست ہائے متحدہ امریکہ) کے "یونیورسٹی پریسبیٹرین چرچ" نے لندن اور سویڈن کے دو تبشیری گروپوں کے ساتھ بنیادی کردار ادا کیا ہے۔

جان قوان رڈ (John Quanrud) جب ۱۹۸۱ء میں سویڈن میں ایک بائبل سکول کے طالب علم تھے تو انہوں نے البانیہ کے بارے میں سوچنا شروع کیا تھا۔ انہیں البانیہ سے اس لیے دلچسپی پیدا ہوئی تھی کہ اس ملک کے حکمرانوں نے ۱۹۶۷ء سے البانیہ کو "مذہب مخالف" قرار دے رکھا تھا۔ جان قوان رڈ کے والدین "یونیورسٹی پریسبیٹرین چرچ" (سی ایٹل) سے وابستہ تھے۔ اس تعلق سے ۱۹۸۷ء میں چرچ کے "عالمی شعبہ تبشیر" کے پاسٹر نے انہیں اپنے تعاون کی پیشکش کی۔

۱۹۹۱ء میں کمیونسٹ اقتدار کے خاتمے پر قوان رڈ اور ان کی اہلیہ البانیہ چلے گئے اور انہوں نے جناب بیلی اور ان کی اہلیہ (جنہیں ۱۹۹۱ء سے اب تک ۷ بار البانیہ جانے کا موقع ملا ہے)، نیز چند

دوسرے مسیحیوں کے ساتھ مل کر کام شروع کیا۔ ان لوگوں کی کوششوں سے نہ صرف "عمانویل چرچ" قائم ہو گیا ہے، بلکہ بائبل انسٹی ٹیوٹ، ایک تعلیمی پروجیکٹ، لائبریری اور مسیحیوں کے لیے ایک سنٹر بھی وجود میں آگئے ہیں۔

"عمانویل چرچ" ایک تین منزلہ عمارت کا حصہ ہے جس میں ایک بیکری کام کرے گی جس سے چرچ کے لیے مالی وسائل فراہم ہوں گے۔ اس وقت البانیہ میں کوئی دستور نہیں، کسی حد تک خانہ جنگی کی کیفیت ہے، اور بے روزگاری پریشان کن ہے۔ ایک اندازے کے مطابق ۷۰ فیصد سے زیادہ آبادی بے روزگاری کا شکار ہے۔ ۳۵ لاکھ آبادی کے ملک میں آٹھ ہزار پروٹسٹنٹ آبادی ہے۔

ریاست ہائے متحدہ امریکہ: مذہبی آزادی کے تحفظ کے مجوزہ قانون کی منظوری کے لیے دباؤ

[امریکی کانگرس میں مذہبی آزادی کے تحفظ کے مجوزہ قانون کی منظوری کے لیے ایونجلیکل مسیحی مہم چلائے ہوئے ہیں۔ اجتماعات، ذاتی ملاقاتوں اور ذرائع ابلاغ کے ذریعے ان کا نقطہ نظر سامنے آتا رہتا ہے۔ "کرسچنٹی ٹوڈے" نے ۱۸ مئی ۱۹۹۸ء کی اشاعت میں ماری کیگ نی کا ایک مضمون شائع کیا ہے، اس کے ساتھ شائع شدہ تصاویر میں سے ایک میں یہ دکھایا گیا ہے کہ "بنگلہ دیش کے ایک دینی مدرسے میں بچوں کو قرآن مجید یاد نہ کرنے پر زنجیروں میں باندھا گیا ہے۔" دوسری تصویر میں بیٹھا ہوا ایک افریقی نوجوان دکھایا گیا ہے جس کا پیٹ زخمی ہے۔ تصویر کے ساتھ لکھا گیا ہے: "مسلمان سپاہیوں نے ایک سوڈانی [کے جسم] پر لکڑی جلائی جس نے اپنا مذہب چھوڑ دینے سے انکار کر دیا تھا۔" مضمون کے ایک حصے کا ترجمہ پیش کیا جاتا ہے جس سے ایونجلیکل مصنف پال مارشل کے خیالات معلوم ہوتے ہیں۔ مدیر]

مذہب کی بنیاد پر ایذا رسانی کے خلاف جدوجہد کرنے والوں کا کہنا ہے کہ ایونجلیکل مسیحیوں کو مذہبی آزادی کے تحفظ کی خاطر امریکی حکومت پر دباؤ بڑھانے کے لیے زیادہ جارحیت سے کام کرنا چاہیے۔ Their Blood Cries out (ان کا لہو پکار اٹھا) کے مصنف پال مارشل نے کہا ہے کہ "ہم نے بہت طویل عرصے تک خاموشی اختیار کیے رکھی ہے۔"

مارچ ۱۹۹۸ء میں کولمبیا (جنوبی کیرولینا) میں "مذہب کی بنیاد پر ایذا رسانی" پر پہلی بین الاقوامی کانفرنس میں چرچ رہنما، اہل علم اور پبلک پالیسی کے ماہرین جمع ہوئے تھے تاکہ امریکی